خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 23 جنوری 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی مبارک سیرت سے محبت الٰہی کا ذکر جاری رکھا۔

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے سورۃ البقرہ، سورۃ النساء اور سورۃ آل عمران کی تلاوت فرمائی، تسبیحات کی آیات پر تسبیح کرتے، سوال کی آیت پر سوال کرتے، پناہ کی آیت پر اللہ کی پناہ مانگتے، لمبی تلاوت کے بعد رکوع کیا، رکوع بھی تلاوت کی طرح لمبا تھا، اس کے بعد قیام کیا جو رکوع کے قریب قریب تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے قریب قریب تھا۔

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضور ﷺ نے قیام میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک ہی آیت پر لمبا قیام فرمایا۔

میدانِ جنگ میں مناجات کے بارہ میں ایک روایت میں ملتا ہے کہ بدر کے دن کفار ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ۳۱۳، آپ ﷺ نے اللہ کے حضور دعا کی، قبلہ رخ منہ کر کے کثرت سے دعا کی یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی، جس پر حضرت ابو بکر نے آپ کو چادر دی اور کہا کہ پیٹک اللہ نے آپ کی دعاؤں کو سن لیا اور اپنے وعدوں کو پورا فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے ملنے گئے ایک لڑکا بھیج کر اجازت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جب حضرت عمر اندر آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے حضرت عمر نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اس میں نہیں ہے ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے اور جس کے نشان اسی طرح آپ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے حضرت عمر ان کو دیکھ کر رو پڑے آپ نے پوچھا اے عمر تجھ کو کس چیز نے رلایا؟ عمر نے عرض کی کہ کسری اور قیصر تو تنعم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا کے رسول اور دو جہاں کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ اے عمر مجھے دنیا سے کیا غرض میں تو اس مسافر کی طرح گزارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو اریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستائے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ پھر چل پڑے جس قدر نبی اور رسول ہوئے ہیں سب نے دوسرے پہلو (آخرت) کو ہی مد نظر رکھا ہوا تھا۔

جب آپ ﷺ نے نبوت کے بعد تبلیغ کرنا شروع کی تو قریش آپ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے اور باز آنے کا کہا اور نہ رکنے کی صورت میں قتال کی دھمکی بھی دی، لیکن آپ ﷺ نے بے خوف فرمایا کہ اگر یہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں خدا کا پیغام دینے سے باز نہیں آؤنگا۔

آپ ﷺ ہر کام اذن الٰہی سے کرتے تھے، اہل مکہ کی شدید مخالفت کے باوجود آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا کہا، جب کہا گیا کہ آپ بھی چلیں تو فرمایا مجھے ابھی اللہ کی طرف سے حکم نہیں ہوا۔ بعد میں خدائی حکم سے ہجرت فرمائی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولی سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قومی اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل بر طبق آیت إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ہے اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے۔ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولی ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نجات دو امر پر موقوف ہے (۱) یقین کامل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور واحدانیت پر ایمان لاوے۔ (۲) یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیت جلشانہ کی اس کے دل میں جاگزیں ہو۔۔ کہ خدا تعالیٰ کہ اطاعت اس کی راحت جان ہو، جسکے بغیر وہ جی ہی نہ سکے۔

عقل کے ناقص ہونے کے باعث وہ صرف خدا کے وجود کے ہونے تک پہنچ سکتی ہے لیکن صالح کا علم نہیں ہوتا کہ وہ کون ہے، نتیجتہ وہ لوگ دہریہ ہو جاتے ہیں، بغیر وسیلہ نبی توحید میسر نہیں آسکتی۔ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہ کرلے شیطان اس کے دل سے نہیں نکلتا۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِعَدَدِ هَتِهِ وَغَيْهِ وَحُنُوْنِهِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ وَانْزِلْ عَلَيْهِ أَنْوَارَ رَحْمَتِكَ إِلَى الْأَبَدِ۔ (اے اللہ تو محمد علی یا علیم اور آپ کی آل پر رحمت، سلامتی اور برکت نازل فرما، ان تمام فکروں، غموں، رنج والم کے بقدر جو آپ نے اس امت کیلئے برداشت کئے اور اپنی رحمت کے انوار آپ ﷺ پر

ہمیشہ ہمیش کیلئے نازل فرما) اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس راستے پر چلتے ہوئے مقبول دعاؤں کی توفیق دے، اور وہ حقیقی مومن بنائے جو دعاؤں کا بھی حق ادا کرنیوالے ہوں اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کی کوشش کرنیوالا بھی ہو۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ أَنْ لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞